سوال

(17) نماز میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا، خواہ صلوۃ سریہ میں ہو یا جہریہ میں، احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے۔

''عن عبادة بن الصامت أن رسول اللہ ﷺ قال: لاصلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب۔ ''رواہ البخاری و مسلم (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۷۲۳)

''عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوئی جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی روایت بخاری اور مسلم نے کی ہے۔''

''عن أبی ھریرة عن النبی ﷺ: من صلی صلاة ولم یقرأ فیھا بأم القرآن فھی خداج، ثلاثا (غیر تمام)، فقیل لأبی ھریرة: إنا نکون وراء الإمام، فقال: اقرأ بھا فی نفسک۔ ''الحدیث۔ رواہ مسلم (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۳۹۵)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور اس نے ام القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص اور نامکمل ہے۔ ایسا تین بار فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یہ سورت اپنے جی میں پڑھو۔ الحدیث۔ اس کی روایت مسلم نے کی ہے۔''

''عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال: صلی رسول اللہ ﷺ الصبح فثقلت علیہ القراءة، فلما انصرف قال: إنی أراکم تقرؤن وراء إمامکم؟ قال: قلنا یا رسول اللہ أی واللہ، قال: لا تفعلوا إلا بأم القران، فإنہ لاصلاة لمن لم یقرأ بھا۔ رواہ الترمذی، وقال: حدیث عبادة حدیث حسن۔'' (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۳۱۱)

''عبادہ بن صامت کے واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ پر قراءت میں دشواری آئی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ امام کے پیچھے قراءت کررہے ہو (راوی کے بقول) ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول، بخدا ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ام القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا ہے کہ عبادہ کی حدیث حسن ہے۔''

اور روایت کی گئی ہے حدیث اس باب کی حضرت عائشہ وانس وابو قتادہ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے ۔ اور اسی پر عمل ہے بہت سے صحابہ اور تابعین اور محدثین کا، جیسا کہ جامع ترمذی میں مسطور ہے ۔ (سنن الترمذي ٢ ١١٦)

باقی رہا حکم اس کا پس بعض قائل فرضیت اور بعض قائل استحباب کے ہیں ۔ جیسا کہ امام ابو عیسیٰ ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں :

’’قد اختلف أھل العلم فی القراءة خلف الإمام، فرأی أکثر أھل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والتابعین ومن بعدھم القراءة خلف الإمام، وبه یقول مالک وابن المبارک والشافعی وأحمد وإسحاق، وروی عن عبداللہ بن المبارک أنه قال: أنا أقرأ خلف الإمام والناس یقرؤون، إلا قوم من الکوفیین، وأری من لم یقرأ صلاته جائزة، وشدد قوم من أھل العلم فی ترک قراءة فاتحة الکتاب وإن کان خلف الإمام، فقالوا: لا تجزیء صلاة إلا بقراءة فاتحة الکتاب وحده کان أو خلف الإمام، وذھبوا إلی ما روی عبادة بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلف الإمام۔‘‘ انتھی (سنن الترمذی ٢ ١١٨)

’’قراءتِ خلف الامام کے سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف رہا ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین قراءتِ خلف الامام کے موید رہے ہیں اور یہی قول مالک، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے ۔ عبداللہ بن المارک کے واسطے سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں قراءتِ خلف الامام کرتا ہوں اور دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں، سوائے کوفیوں کی ایک قوم کے، اور میری رائے یہ ہے کہ جو قراءت نہیں کرتا اس کی نماز جائز ہے ۔ بعض اہل علم نے سورۃ الفاتحہ کی قراءت کے ترک کرنے والے پر شدید نکتہ چینی کی ہے، اگرچہ وہ امام کے پیچھے ہی نماز ادا کر رہا ہو۔ ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے، چاہے وہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو یا امام کے پیچھے ۔ یہ لوگ اس روایت کے قائل ہیں جو عبادہ بن صامت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے بیان کی ہے اور عبادہ بن صامت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام کے پیچھے قراءت کی ہے ۔ ختم شد۔‘‘

اور دلائل دونوں فرقوں کے اپنی جگہ پر مذکور ہیں اور وہ روایات جو در بارۂ عدم جواز قراءۃ کے مروی ہیں، وہ مقابلہ ان روایات صحیح کا نہیں کر سکتی ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 106

محدث فتویٰ